تلک آثارنا تدل علینا، فانظروا بعدنا الی الآثار

افاداتِ مہدی

یعنی

نامور انشاپرداز، ایم مہدی حسن مرحوم "افادی الاقتصادی" کا

مجموعۂ مضامین

مُرتّبہ

"مہدی بیگم"

"مع مقدمہ و سوانح مصنف و ضمیمہ جات"

باہتمام (مولوی مسعود علی ندوی)

۱۳۵۸ھ مطبوعہ معارف پریس اعظم گڈھ ۱۹۳۹ء

طبع سوم

قلم اٹھانے والا معلوم نہین ہوتا،

خاتم المصنفین شبلی نے ہمارے لئے کم وبیش ۵ ہزار صفحون کا ذخیرۂ ادب چھوڑا ہے، یہ لٹریچر کی وہ قیمتی صنف ہے جسے آجکل اصطلاح مین "تنقیدات عالیہ" (ہایر کریٹی سزم) کہتے ہین، آپ لوہے کے چنے کہئے، اور میرا خیال ہے اسلام کے متعلقات مین اتنا بڑا سرمایہ اور وہ بھی اس قدر گرانپایہ کسی زبان مین موجود نہین ہے، شبلی مین ایک خاص طرح کا مادۂ اختراعی تھا،

وہ ایک ہی وقت مین اعلیٰ درجہ کے مورخ، اعلیٰ درجہ کے ناثر، اعلیٰ درجہ کے شاعر، غرض مشرقی زبانون مین مختلف اصناف سخن کے پورے مالک تھے، اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ یورپ کے مستشرقین کی طرح ان کا معیار تصنیف اتنا بلند تھا کہ میرا خیال ہے، سیکڑون برس بعد بھی ان کی تصنیفات ٹکسال باہر نہین ہونگی، ایسا جامع حیثیات مصنف غالبًا اب پیدا نہین ہوگا، ان کے تفصیلی کارنامے انشاء اللہ "دارالمصنفین" دکھائے گا، لیکن مرحوم نے سب کچھ کیا، آنحضرت صلعم کی لائف کی تکمیل نہ کر سکے جس کا داغ ہمارے ساتھ وہ بھی لیتے گئے، اسی طرح مسلمانون کی عام تاریخ نہ لکھی جس کی سخت ضرورت تھی نہ "شعر العجم" کی طرح عربی لٹریچر کی تاریخ لکھنے کی نوبت آئی، اور سلسلے بھی ناتمام رہے، جن کی تکمیل اب قیامت تک ہو چکی،

بات یہ ہے کہ جب ہمارے ہان محرکات مین اس کے سوا کچھ نہ ہو کہ "ہر فعل خود اپنی مکافات ہے" تو ان اساتذہ سے جو کچھ ہمین ہاتھ آیا وہ بھی ہمارے استحقاق سے